

## 49617 - حالت حیض میں چھوڑے ہوئے روزہ کی قضاء ادا نہیں کی اور اب روزہ رکھنے کی استطاعت ہی نہیں

### سوال

گزشتہ کئی برس میں نے ماہواری کی بنا پر روزہ نہیں رکھے ، مجھے یہ علم نہیں تھا کہ بعد میں ان ایام کی قضاء میں دوسرا رمضان آنے سے قبل روزے رکھے جاتے ہیں ، اب میں جسمانی طور پر کمزور ہوں اور روزے رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتی تو کیا میرے لیے بطور فدیہ کھانا کھلانا جائز ہے ؟ اور اگر ایسا کرنا جائز ہے تو پھر مجھے چھوڑے ہوئے ایام کی تعداد کا علم نہیں اس صورت میں کھانا کس طرح کھلایا جائے ؟

### پسندیدہ جواب

الحمد لله.

### اول :

جب کوئی عورت ماہواری کے سبب روزے نہ رکھے تو اس پر بعد میں روئے رکھنے واجب ہیں اس کی دلیل عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی مندرجہ ذیل حدیث ہے :

عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بیان کرتی ہیں کہ :

( ہمیں بھی یہ ( ماہواری ) آتی تھی تو ہمیں حکم ہوتا کہ ہم روزوں کی قضاء کریں اور نماز کی قضاء نہ کریں ) صحیح مسلم حدیث نمبر ( 335 ) -

### دوم :

سوال نمبر ( 26865 ) کے جواب میں بیان کیا جاچکا ہے کہ رمضان کے چھوڑے ہوئے روزوں کی قضاء آنے والے رمضان سے قبل ادا کرنی واجب ہے ، اور بغیر کسی شرعی عذر کے اس میں تاخیر جائز نہیں -

### سوم :

جس پر روزوں کی قضاء واجب ہو لیکن وہ کسی مرض یا کمزوری کے سبب جس سے شفا یابی کی امید نہ ہو روزے نہ رکھ سکتا تو اس حالت میں اسے ہر ایک دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلانا ہوگا۔

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالیٰ سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

ایک چھوٹی بچی کو ماہواری شروع ہوئی تو ماہواری کی حالت میں ہی حکم سے جاہل ہونے کی بنا پر روزے رکھتی رہی ، لہذا اس پر کیا واجب آئے گا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

اس پر واجب ہے کہ حالت حیض میں رکھے ہوئے روزوں کی قضاء کرے کیونکہ حالت حیض میں رکھے ہوئے روزے قابل قبول اور صحیح نہیں اگرچہ وہ اس کے حکم سے بھی غافل ہی کیوں نہ ہو اس لیے کہ قضاء کے وقت کی کوئی حد نہیں۔

اور یہاں پر ایک مسئلہ اس کے برعکس ہے :

چھوٹی عمر کی بچی کو حیض آیا اور اس نے شرم کے باعث اپنے گھروالوں کو نہ بتایا اور یہ بچی روزے نہیں رکھتی تھی لہذا اس لڑکی پر ان روزوں کی قضاء واجب ہوگی جو اس نے حالت حیض میں ترک کیے تھے کیونکہ حیض آنے سے یہ بچی مکلف ہو چکی ہے اور حیض بلوغت کی ایک علامت ہے۔ اھ

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ سے یہ بھی پوچھا گیا کہ :

ایسی عورت جو رمضان کے ترک کیے ہوئے روزوں کی قضاء نہ کرے حتیٰ کہ اس کے قضاء میں باقی بچنے والے روزوں کی تعداد دو سو تک جا پہنچے اور اب وہ مریضہ ہو یا پھر بوڑھی ہونے کے باعث روزے رکھنے کی استطاعت نہ رکھتی ہو تو اس پر کیا لازم آتا ہے ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالیٰ کا جواب تھا :

یہ عورت جس کا سائل ذکر کر رہا ہے اگر تو اسے روزہ رکھنے سے بڑھاپے یا پھر کسی مرض کی وجہ سے ضرر پہنچتا ہو تو وہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے گی لہذا اسے چاہیے کہ اپنے ترک کیے ہوئے روزوں کے ایام شمار کر کے ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے۔ اھ

دیکھیں : فتاویٰ الصیام صفحہ ( 121 )۔

کھانے کی مقدار کے بارہ میں معلومات کے لیے آپ سوال نمبر ( 38867 ) کے جواب کا مطالعہ کریں ۔

جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

اگر تو آپ روزہ رکھنے کی استطاعت رکھتی ہیں تو آپ پر روزہ رکھنے کی قضاء واجب ہوگی ، اور اگر روزہ رکھنے کی استطاعت نہیں رکھتی تو پھر بردن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائیں ، اور کوشش کریں کہ آپ نے جن ایام کے روزے نہیں رکھے ان ایام کی تحدید کریں حتی کہ آپ کا ظن غالب یہ ہو کہ آپ نے انہیں شمار کر لیا ہے ۔

واللہ اعلم .